455

رجسٹرڈ ایل ۴۷۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انا فتحنا لک فتحا مبینا لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر ویتم نعمتہ علیک ویھدیک صراطا مستقیما وینصرک اللہ نصرا عزیزا

روزنامہ

قادیان

فضل

یومجمعہ

قیمت سالانہ اٹھارہ روپے

ماہوار ڈیڑھ روپیہ

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۴ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۶ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ آج بعد نماز مغرب تا عشا حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۲۵ ماہ شہادت ھ ۱۳۲۶ | ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۶۶ھ | ۲۵ اپریل سنہ ۱۹۴۷ء | نمبر ۹۸

متبرک خونریزی

(۴)

امین احسن صاحب اصلاحی نے اپنے مقالہ میں جو شرائط قتال بیان فرمائی ہیں۔ تبلیغ کے ساتھ ہجرت کی شرط بھی لگادی ہے۔ یعنی اگر ایسی حکومت سے قتال کرنا ہو۔ جس کے ٹوڈیسایہ مسلمان رہتے ہوں۔ تو پہلے وہاں سے ہجرت کرجائیں۔ اور پھر اس حکومت کے خلاف قتال کریں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"دعوت حق کے سلسلہ میں جنگ کی نوبت اس وقت آتی ہے۔ جب تبلیغ اور شہادت علی الناس اور ہجرت کے مرحلے گزر چکے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اسلامی جنگ کے لئے چند ضروری شرطیں ہیں۔ جب تک یہ شرطیں پوری نہ ہولیں۔ اہل حق کے لئے تلوار اٹھانا اور زمین میں خونریزی کرنا جائز ہے۔ اور اگر وہ جلد بازی سے ایسا کر بیٹھیں۔ تو ان کا فعل ایک مفسدانہ فعل ہوگا جس پر اللہ تعالےٰ کے ہاں اجر و ثواب پانا تو الگ رہا الٹے اندیشہ اس بات کا ہے۔ کہ ان سے مواخذہ ہو جائے۔ اور وہ فساد فی الارض کے مجرم قرار پائیں۔"

(کوثر ۱۲ اپریل ۱۹۴۷ء)

لیکن آپ کے خود ساختہ قتال کے جواز کے لئے صرف اتنی وجہ کافی ہے کہ حکومت غیر اسلامی ہے۔ حالانکہ قتال کے جواز کے لئے اتنی وجہ کافی نہیں اسلام میں کوئی اصول ایسا نہیں۔ کہ خواہ کوئی غیر اسلامی حکومت مذہب کی وجہ سے مسلمانوں کو تنگ بھی نہ کرتی ہو تو اس کے خلاف قتال فرض ہو جاتا ہے۔ اس لحاظ سے چونکہ قتال کی وجہ ہی کافی نہیں ہجرت کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ہجرت کا سوال تو اسی وقت پیدا ہوگا۔ جب کوئی غیر اسلامی حکومت ملکی مسلمانوں کو دین میں تکلیف دیتی ہو۔ اور ان کی زندگی دوبھر کر رکھی ہو۔ اور اب بغیر لڑنے کے چارہ نہ رہا ہو۔ کسی حکومت کا یہ حق نہیں کہ مسلمانوں کو دین سے بزور روکے اس لئے ایسی حکومت کے خلاف تلوار اٹھانا جائز ہے۔ مگر اسلام نے کامل احتیاط سے کام لیتے ہوئے ساتھ ہی یہ ضروری شرط عائد کر دی ہے۔ کہ اگر کسی غیر اسلامی حکومت میں ایسے حالات پیدا ہو جائیں۔ کہ تلوار اٹھانا ناگزیر ہو جائے۔ تو تلوار اٹھانے سے پہلے وہاں سے ہجرت کرنا ضروری ہے۔ اگر ہجرت نہ کی جائے تو تلوار اٹھانا جائز نہیں ہوگا جو مسلمان کے [illegible] یہاں تک اجازت دی گئی ہے۔ کہ ایسے مسلمانوں کی اس وقت تک مدد نہ کی جائے۔ جب تک وہ وہاں سے ہجرت نہ کریں۔ ہاں اگر وہ بوجہ روک ہجرت پر بھی قادر نہ ہو سکیں۔ اور استمداد کریں۔ اور استمداد غیر معاہد حکومت کے خلاف ہو۔ تو ایسے مظلوموں کی مدد کی اجازت ہے۔ (انفال ع ۱۰)

لہٰذا قرآن کریم کی روشنی میں جو ہجرت کسی غیر اسلامی حکومت سے کی جائے۔ جو مسلمانوں کو دین کے بارے میں اس حد تک تنگ نہیں کرتی۔ کہ اس کے خلاف تلوار اٹھانا شرعاً جائز ہو ہجرت مستلزم بالقتال نہیں سمجھی جا سکتی۔ اس طرح جب تک یہ ثابت نہ ہو۔ کہ کسی غیر اسلامی حکومت نے کوئی ایسا فعل کیا ہے۔ کہ اس کے برخلاف لڑنا ضروری ہو گیا ہے۔ ہجرت کر کے اس پر حملہ کرنا بلاوجہ ہے۔ اسلام میں ایسا حملہ ظلم میں داخل ہے۔ نہ کہ جہاد فی سبیل اللہ میں۔ اصلاحی صاحب کا چونکہ نظریہ جہاد ہی سرے سے غلط ہے کہ ہر غیر اسلامی حکومت پر بلاوجہ حملہ کر کے اس کا اقتدار چھینا جا سکتا ہے اس لئے آپ نے ہجرت کی شرط کا اطلاق بھی غلط طور پر کر دیا ہے۔ ہماری ناقص رائے میں یہ شرط بھی حفظ ماتقدم کے لئے ہے۔ کہ معترض کہیں یہ نہ کہیں کہ آپ کی اسلامی پارٹی جہاد فی سبیل اللہ کیوں نہیں کرتی۔ ایسے معترضین کو جواب دیا جا سکتا ہے۔ کہ ابھی مقام ہجرت ہی متعین نہیں ہوا۔ جہاد کس طرح کیا جائے۔ افغان کو ایک غلطی کر کے غلطیوں کا ایک سلسلہ ایجاد کرنا پڑتا ہے۔ اور اس طرح صراط مستقیم سے پرے سے پرے ہٹتا چلا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اصلاح کی حدود سے بہت آگے نکل جاتا ہے۔ اور واپسی کی امید منقطع ہو جاتی ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اسوۂ حسنہ مندرجہ بالا اصول سے بھی کہیں بلند تر معیار پیش کرتا ہے۔ آپ نے سخت مجبور ہو کر صحابہ کرامؓ کو ہجرت کی اجازت دی تھی۔ اور خود بھی ایسے نازک وقت میں یہ اقدام کیا۔ کہ اگر ذرا بھی چوک ہو جاتی۔ اور اللہ تعالےٰ آپ کی امانت نہ فرماتا۔ تو نعوذ باللہ رسالت کا کام ہی ادھورا رہ جاتا۔ مگر اس کے باوجود آپ نے ہرگز اس نیت سے نہ خود ہجرت کی تھی۔ اور نہ صحابہ کرامؓ کو ہجرت کرنے کا حکم دیا تھا۔ کہ ہجرت کے بعد طاقت حاصل کر کے مکہ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور وہیں سے شائع کیا

پر ہتھ بول دیا جائیگا۔ آپ تو صرف ایک ایسی گوشۂ امن چاہتے تھے جہاں آپ اور آپ کے ساتھی تبلیغ حق کا کام امن اور آزادی سے کر سکیں۔ اللہ کی مشیت جو ہو گی سو ہو گی۔ مگر یقیناً آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہرگز وہ نیت نہیں تھی۔ جو اصلاحی صاحب اپنی خود ساختہ شرط کے مطابق شاید سمجھتے ہوں۔ جب مکہ والوں نے حبشہ اور مدینہ میں بھی مسلمانوں کو امن سے بیٹھنے نہ دیا، تو ناچار اللہ تعالیٰ نے حق کو تلوار آزمانے کی اجازت دی۔ اصلاحی صاحب ہجرت کا خود ساختہ اصول پیش کر کے دشمنان اسلام کے اس اعتراض کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ کہ مکہ میں تو مجبوراً مدنی کی تعلیم دی جاتی تھی۔ مگر مدینہ میں طاقت پیدا کر کے بے جا جارحانہ سختی اختیار کی گئی۔ اس سے

ضروری اطلاع

خواجہ محمد اسماعیل صاحب انسپکٹر مرکزیہ انصار اللہ مندرجہ ذیل جماعتوں کے دورے کے لئے آ رہے ہیں۔ جہاں مجالس انصار اللہ ابھی تک قائم نہیں ہوئیں۔ وہاں مجالس انصار اللہ قائم کریں گے۔ اور جہاں پر مجالس انصار اللہ پہلے سے قائم ہیں۔ وہاں کی مجالس کا معائنہ کریں گے۔ عہدیداران جماعت و مجالس انصار اللہ سے درخواست ہے کہ وہ ان کے فرائض منصبی کی سرانجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔ پروگرام دورہ مفصلہ ذیل ہے:۔

جھانسی ۲۹ر اپریل ۱۹۴۷ء بروز منگل	حیدرآباد دکن سورتی ۱۹۴۷ء بروز ہفتہ
بھوپال ۳۰ر " " بدھ	بجواڑہ ۴ر مئی " " اتوار
جبل پور یکم مئی ۱۹۴۷ء " جمعرات	مدراس ۵ر مئی " " سوموار
ناگپور ۲ر مئی " " جمعہ	صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ قادیان

نائجیریا میں تبلیغی دورہ

مکرم قریشی محمد افضل صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارا تبلیغی ہیڈ کوارٹر کانو کی بجائے اب زاریہ ہے۔ زاریہ کی اردگرد کی جماعتوں کانو اور کیڈونہ کا معائنہ کرتا رہتا ہوں۔ ہماری ایک جماعت جوسی میں بھی ہے۔ وہاں کے احباب نے بار بار خواہش ظاہر کی ہے۔ کہ میں ان کے ہاں بھی جاؤں۔ ۲۰ر فروری ۱۹۴۷ء کو میں زاریہ سے جوسی روانہ ہوا۔

راستے میں بھی ایک جگہ ٹھیرا۔ وہاں کے دوست مسٹر شیکونی صاحب نے جو اسسٹنٹ ماسٹر ہیں۔ اور دوسرے دوستوں نے پرتپاک استقبال کیا۔ مسٹر شیکونی صاحب کو تبلیغ کا بے حد شوق ہے۔ حال ہی میں ان کی تبلیغ کے نتیجہ میں ایک شخص کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق ملی ہے۔ میں ان کے ہاں دو تین دن تک ٹھہرا۔ اور پھر جوسی روانہ ہوا۔

اس دو تین دن کے عرصہ میں میں نے کئی مسلمان اور عیسائیوں سے ملاقات کی۔ اور علاوہ پرائیویٹ ملاقاتوں کے دو پبلک لیکچر دیئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں پر تھا۔ لیکچر کے بعد سوال و جواب شروع ہوئے۔ اس میں زیر بحث اور اہم مسئلہ یہ تھا۔ کہ کیا بائیبل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر بھی ہے۔

دوسرا لیکچر۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر چڑھنے سے نجات پر کیا اثر پڑا۔ پر تھا۔ یہ دو لیکچر بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہے۔

"جوسی میں قیام"۔ وہاں سے میں جوسی پہنچا۔ اور اپنے ایک دوست اجوئے کے ہاں ٹھیرا۔ ان کے مکان پر ہی جمعہ اور دیگر نمازیں ادا کی جاتی ہیں۔ یہاں دس بارہ احباب احمدی ہیں۔ اور مسجد کے لئے زمین خریدنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہاں پر عربی اور انگریزی اشتہارات تقسیم کئے گئے اور ریڈنگ روم میں کئی آدمیوں کو تبلیغ کی۔ اور لوگوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ اس کے علاوہ احمدی احباب کے ساتھ مل کر دوسرے لوگوں سے بھی ملا۔ اور پرائیویٹ تبلیغ کی اور بہت سے لوگ گھر پر ملاقات کے لئے میری قیام گاہ پر بھی آتے رہے۔ ایک دفعہ ایک قریبی

۱۰ اکتوبر ۱۹۴۷ء بھی گیا۔ اشتہارات تقسیم کئے۔ ایک مسلمان نوجوان دن بھر ہمارے ساتھ دورہ کرتا رہا۔ وہاں ہم دو عیسائی ٹیچروں سے ملے۔ جوسی میں جگہ کی قلت کی وجہ سے زیادہ عرصہ ٹھیر نہ سکا۔

غیر شعوری امیر جماعت ہے

فنِ تعمیرِ حیاتِ جاوداں تو سیکھ لے
شانِ استقبالِ مرگِ ناگہاں تو سیکھ لے

میکشوں کی بزم میں شامل اگر ہونا ہے تو
پہلے کچھ آدابِ بزمِ میکشاں تو سیکھ لے

چاہتا ہے گر سمندر میں ہو پیدا اضطراب
تلملاتا صورتِ موجِ تپاں تو سیکھ لے

دامنِ محبوب پر گلکاریاں ہوں گر پسند
شوخیٔ بارانِ چشمِ خونفشاں تو سیکھ لے

تجھ کو گلشن کی چمن بندی ہے گر پیشِ نظر
پہلے کچھ طور و طریقِ باغباں تو سیکھ لے

گر تو چاہے گرد تیرے رقص پروانے کریں
شمع سے آرائشِ سوزِ نہاں تو سیکھ لے

آرزو ہے گر ترے مجنوں گریباں چاک ہوں
چشمِ لیلیٰ سے نگاہِ دلستاں تو سیکھ لے

گر اٹھا ہے تو سنانے کو محمدؐ کا پیام
قدسیوں سے کچھ محمدؐ کی زباں تو سیکھ لے

ہے تمنا از سرِ نو زندہ ہوں مردے تو نے
طرزِ افغانِ مسیحائے زماں تو سیکھ لے

مدعا ہے گر بنے مسجد خدا کی سرزمیں
پہلے تکریمِ زمینِ قادیاں تو سیکھ لے

سر میں سودا ہے اگر تنویرِ پاکستان کا
پہلے اس پاک آستاں سے این و آں تو سیکھ لے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجاہدین افریقہ کے لئے دعا کی درخواست

(۱) مکرم سیکیم فضل الرحمٰن صاحب لیگوس (مغربی افریقہ) ایک مقدمہ کی وجہ سے نائجیریا میں ایک سال سے ٹھیرے ہوئے ہیں۔ مقدمہ کی تاریخ اب یکم مئی ۱۹۴۷ء مقرر ہوئی ہے۔ مقدمہ نہایت اہم ہے۔ اپنے مرکز سے ایک مقام کی احمدیہ مسجد کا تنازعہ ہے۔ احباب اس میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) مغربی افریقہ کے خاک کی آب و ہوا بہت خراب ہے۔ عیسائی مشنری وہاں اٹھارہ ماہ سے زیادہ نہیں ٹھہرتے ہمارے مبلغوں کو زیادہ دیر ٹھہرنا پڑتا ہے۔ اس وقت ہمارے تین مبلغین کام کر رہے ہیں۔ اور تینوں کی صحت خراب ہو رہی ہے۔ جناب مولوی عبدالخالق صاحب انچارج گولڈ کوسٹ مشن۔ جناب محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ اور جناب چودھری نذیر احمد صاحب رائے ونڈی۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو تار موصول ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ جناب مولوی عبدالخالق صاحب کو بھر ہسپتال میں داخل کیا جا رہا ہے۔ بفضلہ تعالیٰ کوئی بیماری تو تشخیص نہیں ہوئی ہے۔ مگر کمزوری صحت اس حد تک پہنچ گئی ہے۔ کہ ہسپتال میں داخل ہونا ضروری ہو گیا ہے۔ احباب اپنی دعاؤں میں ان مبلغین کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں صحت و عافیت بخشے۔ تا احمدیت کے پھیلانے میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہو۔ (وکیل التبشیر)

امتحان کا وقت قریب ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ نازک ترین دور میں جماعت کو خطرناک حوادث سے محفوظ رکھنے اور ان افتاد کا دارت ٹالنے کے لئے جو غیر معمولی قربانیوں کے نتیجہ میں انبیاء کی جماعتوں کو ملا کرتے ہیں۔ کچھ قربانیوں کا مطالبہ کیا ہے۔ تا اللہ تعالیٰ ان مخلصین کی جو اس امتحان میں پورے اتریں جانوں اور جائیدادوں کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور انہیں اپنی حفاظت و کفالت میں لے لے۔ اگر آپ تحفظ گاہ رسول کی حفاظت کے لئے اپنی جائیداد یا آمد کا سواں حصہ خرچ کریں گے۔ تو آپ کی اس نیکی کے بدلہ میں وہ منعم خدا باقی 99 حصوں کو بھی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ ذالکم خیر لکم ان کنتم تعلمون۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ پٹنہ کا گاندھی جی سے مطالبہ

اور

گاندھی جی کا جواب

ذیل میں ہم جماعت احمدیہ پٹنہ کا مکتوب بنام گاندھی جی اور ان کا جواب برائے افادۂ عام درج کرتے ہیں۔

جناب گاندھی جی!

اللہ تعالےٰ آپ کو صحیح ہدایت اور سچی نیکی عطا فرمائے آمین

(۱) سب سے پہلے ہم آپ کو دعوت اسلام دیتے ہیں۔ چونکہ اسلام ہی صحیح معنی میں ہندو دھرم۔ بودھ دھرم۔ زرتشتی دھرم۔ کنفیوشس دھرم۔ یہودیت اور عیسائیت کی اچھی تعلیموں کا مجموعہ اور دنیا کی نئی ضرورتوں کے لحاظ سے کامیاب اضافہ ہے۔ اس غرض سے ہم لوگ آپ کی خدمت میں قرآن حکیم کا ایک پارہ (معہ ترجمہ و تفسیر انگریزی) اور چند دوسرے اسلامی رسائل پیش کرتے ہیں امید ہے کہ آپ ان کا مطالعہ فرمائینگے

گذشتہ فسادات بہار کے یوں تو بہت سے اسباب ہیں۔ مگر ہم لوگوں کے خیال میں چند بنیادی وجوہ یہ ہیں۔

(۱) ہندو اسلام اور مسلمانوں سے بہت ہی گہری نفرت رکھتے ہیں۔ وہ اسلام کی خوبصورتیوں سے واقف نہیں۔ (مثلاً مسلمانوں سے بری طرح چھوت چھات کرنا۔ ان کو ناپاک اور نیچ سمجھنا۔ اسلام اور مسلمانوں کو بدیسی قرار دینا وغیرہ وغیرہ) اسی بنیادی وجہ نے موجودہ فضا کے ساتھ مل کر یہ کیفیت پیدا کی ہوئی ہے۔

(۲) اس بنیادی نفرت کو پنڈت دیانند کی آریہ سماجی تحریک نے اور بھی زہرناک بنا دیا ہوا ہے۔ ساٹھ ستر سال قبل ہی مسلمانوں کے خلاف نفرت کی ایک رَو چلائی گئی۔ جو آج تک جاری ہے۔ (لیگ کے سیاسی مطالبوں کی وجہ سے یہ بات پیدا نہیں ہوئی۔ بلکہ پہلے سے موجود تھی۔)

(۳) جمعیۃ العلمائی مولویوں (جو خیر سے ہندوؤں اور کانگرس کی محبت کا دعوےٰ کرتے ہیں) نے کچھ غلط اور غیر اسلامی عقائد کی وجہ سے مسلمانوں کے اندر بھی بعض بری باتیں آئیں۔ مثلاً قتل مرتد کا عقیدہ (زبردستی مسلمان بنانے کا جواز) اور ہندوستان کو دارالحرب سمجھنا۔

(۴) مسلمانوں کو مذہبی۔ سیاسی اور اقتصادی حقوق نہیں ملے۔ اور مستقبل میں خوف ہے کہ کہیں مسلمانوں کی اور حق تلفی نہ ہو۔

جب تک ان بنیادی چیزوں کا فیصلہ نہیں ہوگا امن قائم نہیں ہوسکتا۔ فسادات بہار کی فوری وجوہ ہمارے خیال میں حسب ذیل ہیں۔

(۱) ڈاکہ کے واقعات کو نہایت ہی مبالغہ اور جھوٹ کے ساتھ بیان کیا گیا۔ اور ملک بھر میں پھیلایا گیا۔ خود جناب صدر کانگرس (کرپلانی صاحب) کے بیان میں بے حد مبالغہ کا رنگ تھا۔ اس کے بعد بہار کے ہندی اور انگریزی ہندو اخبارات نے نہ صرف مبالغہ سے ہی کام لیا۔ بلکہ جھوٹ کا طوفان بنایا۔ ملاحظہ ہو

Searchlight کا ایک والا It is a challenge to the manhood of Bihar

ایسے صدہا نمونے پیش کئے جا سکتے ہیں۔

(۲) بہار کی پولیس۔ ہندو افسر اور اہل اقتدار کا غیر ذمہ دارانہ اور غفلت سے بھرا ہوا رویہ اگر اہل اقتدار چاہتے تو چھپرہ اور سیوان میں مفسدین پر گولی چلا کر آئندہ فتنوں کو روک دیتے۔ ابتدا میں چند شریروں کے مارے جانے سے ہزاروں مسلمانوں اور ہندوؤں کی جانیں بچ جاتیں۔ ان معصوموں کا خون کانگرسی گورنمنٹ کی گردن پر ہے۔

یہاں مہینوں گزر جانے پر تاب تک محرکانہ تقریریں ہوئیں۔ نہ صحیح رنگ میں تاویل جرائد نے۔ نہ لیڈروں کو سزا ملی ہے۔ اور نہ کمیشن ہی بیٹھا ہے۔ اب کیا کمیشن اس وقت بیٹھے گا۔ جب شہادتیں مٹائی جا چکی ہونگی۔ کیا اسی طرح اعتماد پیدا ہوتا ہے۔

(۳) ہمارے خیال میں اگر کانگرس کو یہ حق ہے۔ کہ وہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم کا مطالبہ کرے۔ تو اس سے بڑھ کر مسلمانان بہار کو یہ حق ہے۔ کہ وہ بہار کے چند ضلعوں کی تقسیم کا مطالبہ کریں۔ مثلاً اورنی اور دربھنگہ کے اضلاع جہاں آزادی اور امن کے ساتھ بس سکیں۔ کیوں نہ ان ضلعوں کو حکومت خود اختیاری دے دی جائے۔

بہار کے مسلمانوں کا کم از کم مطالبہ یہ ہے۔ کہ انہیں بڑے بڑے پاکٹوں میں بسایا جائے۔ اس کے لئے انہیں حکومت سہولتیں مہیا کرے۔

(۴) بہار کے فسادات کوئی علیحدہ حیثیت نہیں رکھتے۔ یہ ہندوستان کی عام ذہنی حالت کے پس منظر میں نہیں دیکھے جا سکتے ملک کی بُری فضا کو بدلنے کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے چند مشورے پیش کئے جاتے ہیں۔

(۱) ہم لوگ ایک دوسرے کے مذہبی پیشوا کی صحیح عزت تسلیم کریں۔ جس طرح احمدی مسلمان قرآن حکیم کی تعلیم کے مطابق حضرت کرشن۔ حضرت بودھ۔ حضرت رام چندر علیہم السلام کی عزت کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کوشش کریں۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہندو خدا تعالےٰ کا فرستادہ تسلیم کرے۔

(۲) قبل اس کے کہ سیاسی مسئلوں کا حل پیدا ہو۔ آپ کوشش کریں کہ کانگرس اور لیگ ایک دوسرے کے سیاسی لیڈروں کی عزت کرے۔ اور ایک دوسرے کے خلاف جھوٹ کا پروپیگنڈا نہ کرے۔ ایک دوسرے پر اتہامات نہ لگائے جائیں۔ اور فتنہ انگیز تقریریں نہ ہوں۔ اس سلسلہ میں آپ حضرات جماعت احمدیہ سے مشورہ کیجئے۔ اور کانگرس پر اپنا اثر ڈالئے۔ مگر آپ کہیں گے میں کانگرس میں نہیں۔ تو کم از کم آپ کا انفرادی فرض تو ہے۔ کہ عملی رنگ میں اصلاح کی کوشش کیجئے۔ اور فتنہ انگیز بیانات کے خلاف خواہ وہ کسی کے منہ سے نکلے ہوں آپ فوراً بیان دیں۔

آپ کو معلوم ہے سوراجیل جیسے پرکاش نرائن اور کرپلانی صاحبان تلوار۔ قتل و خون اور خونریز انقلابات کے نعرے لگانے میں پیش پیش ہیں۔ ہندو قوم تو ایک ہی ہے۔ وہ ان تقریروں سے جوش میں آجاتی ہے۔ صلح کرانے والے بہت کم ہیں۔ اور آگ لگانے والے زیادہ

(۴) آزاد ہندوستان میں مسلمانوں کے مذہبی سیاسی اور اقتصادی حقوق انصاف کے ساتھ طے اور متعین ہو جانے چاہئیں جب تک مسلمانوں کے حقوق نہ ملیں گے۔ اعتماد پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور صلح و صفائی ناممکن ہوگی۔

(۵) آزاد ہندوستان میں مذہبی تبلیغ اور تبدیلیٔ مذہب کی مکمل آزادی ہونی چاہیئے۔ تبدیلیٔ مذہب کے لئے ہرگز ضروری نہیں۔ کہ مذہب کی بڑی عالمانہ واقفیت بھی ہو۔ یہ ایک عام آدمی کی آزادیٔ ضمیر کے خلاف ہے۔ اس تائید کی تو دیچ سے بزدلی پیدا ہوگی۔ اور اعتماد ٹوٹے گا۔ یہ ضد کی جڑ ہے۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ان باتوں کی طرف دھیان دیجئے گا۔ اور صلح و امن کی طرف عملی قدم اٹھائیے گا۔ صرف زبانی باتوں سے صلح نہیں ہوتی۔

والسلام

العاکفین جماعت احمدیہ اسلامیہ پٹنہ

گاندھی جی کا جواب

میں کھلے دل سے بہار آیا ہوں میں نے آپ کی باتیں دل لگا کر سنیں آپ یہ نوٹ مجھے دے دیں۔ سب سے پہلے اس بات کے بارے میں کہ آپ لوگوں نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ مجھے یہ کہنا ہے۔ کہ میں تو مسلمان ہوں۔ مگر اس معنے میں نہیں۔ کہ ہندو نہیں ہوں۔ بلکہ میں ہندو ہوں۔ اسی لئے مسلمان ہوں۔ اور چونکہ مسلمان ہوں۔ اس لئے ہندو ہوں۔ میں تو مسلمان ہوں اور ہندو بھی ہوں۔ (اس موقعہ پر مولوی سید وفارت حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ بہار نے گاندھی جی سے کہا کہ صحیح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معنوں میں ایک پکا مسلمان ہی اپنے کو ہندو دھرم کی خوبیوں کا حامل بھی کہہ سکتا ہے۔ مگر ایک ہندو یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ اسلام کی خوبیوں اور کمالات کا بھی حامل ہے۔ عرضداشت میں ہم لوگوں نے یہ بات پیش کی ہے۔ کہ صرف اسلام ہی سارے مذاہب کی خوبیوں کا مجموعہ ہے۔ گاندھی جی نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

دوسری بات جو آپ نے 'پاکٹ' کے بارے میں کہی ہے۔ تو وہ میں نہیں سمجھ سکا۔ گورنمنٹ پاکٹ کیسے بنا دے۔ ہاں یہ تو ٹھیک ہے۔ کہ مسلمان ان جگہوں پر واپس جانے سے گھبراتے ہیں۔ جہاں ان پر ظلم ہوا۔ میں نے خود وہ نظارے دیکھے ہیں۔ جہاں بچوں اور عورتوں کو مارا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے۔ میرا دل دکھ سے بھر گیا۔ میں اتنا نہ سمجھا تھا۔ میں اپنے دوست ڈاکٹر محمود کا شکر گذار ہوں۔ جنہوں نے ٹھیک ٹھیک باتوں کی مجھے خبر دی۔ اور مجھے بہار بلایا۔ پر میں اب تک پاکٹ کی بات نہیں سمجھ سکا۔ آج تو اور بہت سے لوگوں سے ملنا ہے۔ آپ لوگ پھر آئیے اور مجھے سمجھائیے۔"

نوٹ:۔ گاندھی جی نے اور کسی نکتہ کے بارے میں اپنے خیال کا اظہار نہیں کیا۔ ہم لوگ پندرہ منٹ کی صحبت کے بعد چلے آئے۔ ابتدا میں سرسری تعارف کے بعد عرضداشت پڑھ کر گاندھی جی کو سنائی گئی۔ جماعت کے نو ۹ نمائندے موجود تھے۔ گاندھی جی نے بہت غور اور ہمدردی سے ہم لوگوں کی باتیں سنیں۔ اور بہت تپاک سے کہا جب اور رسالے لے" انشاء اللہ جماعت کے نمائندے پھر گاندھی جی سے ملیں گے دلی سے واپسی کا انتظار رہے۔

(سید اختر احمد اورینوی)

درخواستہائے دعا

(۱) غلام حید رصاحب سٹیکر لڑی جماعت احمدیہ سوک کلاں اپنی صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (۲) بیگم صاحبہ ایم اکرم کامیابی اپریشن اور اس کے بعد مکمل صحت کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔ (۳) میرے ابا جان بنگال میں سخت بیمار ہیں۔ دعائے صحت کی جائے۔ صلح الدین بنگال

کیا بانئے آریہ سماج کی تعلیم مکمل ہے؟

زندہ مذہب ہونے کا فخر صرف اسلام کو حاصل ہے

آریہ سماج میں دھارمک ہراس

آریہ سماج اب کھلے بندوں اس تلخ حقیقت کا اعتراف کر رہی ہے۔ کہ اس کے ممبروں میں اب مذہبی روح نہیں رہی۔ نہ سماجی انتظام رہا ہے۔ نہ عملی حالت تسلی بخش ہے۔ نہ اس کے چھوٹوں کی مذہب کی طرف رغبت ہے۔ نہ اس کے بڑوں میں مذہبی کتب کے مطالعہ کا تحقیقی شوق ہے۔ ان میں بھراتری بھاؤ نہیں رہا۔ اپنے ایدیشکوں کے لئے ان کے دلوں میں کوئی عزت و توقیر نہیں رہی۔ آریہ سماج کی ترقی رک گئی ہے۔ اور اس میں زندگی کے کوئی آثار باقی نہیں رہے۔ یہ الفاظ ہم نے اپنی طرف سے نہیں لکھے بلکہ خود آریہ اخبارات اس کا اعلان کر رہے ہیں کہ "ہندو نوجوان دھرم کی طرف سے بے پروا دکھائی دیتا ہے۔ اور دھرم کی طرف یہ بے پرواہی اور یہ لامذہبی ہر ہندو نوجوان کے اندر دن بدن بڑھ رہی ہے۔"

"اس میں شک نہیں۔ کہ نوجوانوں کے اندر آریہ سماج کا اثر دن بدن زائل ہو رہا ہے۔"

(آریہ گزٹ ۲۰ جنوری ۱۹۴۷ء)

"بڑوں میں سوادھیائے کی بالکل کمی ہے۔ دکھاوے کا سوادھیائے کہیں ہے بھی تو اس میں حقیقت نظر نہیں آتی۔"

(آریہ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۶ء)

"کیا جب کوئی یہ کہے۔ کہ مورتی پوجا کا کھنڈن کرنے والے مہرشی دیانند کا چلایا ہوا آریہ سماج اب زندہ نہیں رہا۔ تو کیا یہ جھوٹ ہے؟ اس میں سماجک جیون کا ہراس (مایوس) ہو رہا ہے۔ اس کی ترقی رک گئی ہے۔"

(آریہ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۶ء)

ایک آریہ سماجی اپدیشک ایک بڑی سماج میں لیکچر دینے کے لئے گئے۔ وہاں پہنچنے پر ایک ذمہ دار شخص نے ان کا ان الفاظ میں سواگت کیا:۔

"پنڈت جی! سچی بات ہے ہمارے دلوں میں آپ لوگوں کے لئے کوئی عزت و توقیر نہیں ہے۔"

جس طریق سے ان کی مہمان نوازی کی گئی۔ اس کے متعلق وہ لکھتے ہیں:۔

"جن کے گھر ہمارا بھوجن تھا۔ ان کے لئے دروازہ پر آئے فقیر کو بھوجن دینا یا اپدیشک کو گھر کے ایک کمرہ میں بٹھا کر کھانا کھلانے میں کوئی فرق نہیں تھا۔" (آریہ ۲۲ ستمبر ۱۹۴۶ء)

وہاں کے بھائی بندوں کا سلوک دیکھ کر اپدیشک صاحب کو بھی یہی کہنا پڑا۔ کہ "یہ حالت آریہ سماج کو ترقی کی طرف نہیں لے جا رہی۔"

ہم اپنے کسی پہلے لیکچر میں بتا چکے ہیں۔ کہ آریہ سماج میں اس بگاڑ کا اصل سبب کیا ہے۔ اصل سبب اس کا صرف بانئے آریہ سماج کی خشک اور ناقابل عمل تعلیم ہے۔ ہندو نوجوانوں کے لئے روحانیت کے تمام دروازے بند کر دیئے ہیں۔ خود آریہ سماجیوں کے قول و فعل شہادت کر رہے ہیں۔ کہ سوامی جی کی تعلیم واقعی ناقابل عمل ہے۔ ویسے بھی آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے لوگ کچھ اکتا سے گئے ہیں۔ ان کو اس تعلیم میں کوئی روحانی خوراک نظر نہیں آ رہی ہے۔ ابھی تھوڑا عرصہ گذرا۔ کہ ایک آریہ سماج میں اس بات پر اختلاف پڑ گیا۔ کہ آہوتیاں علیحدہ علیحدہ دی جائیں۔ یا گھی کے ساتھ ملا کر۔ معاملہ فوراً مرکزی آریہ سماج میں پیش کیا گیا۔ مرکزی آریہ سماج نے جھٹ تین چار بڑے بڑے علماء کی ایک کمیٹی مقرر کر دی۔ جو بعد تحقیق رپورٹ کرے۔ کہ آہوتیاں علیحدہ علیحدہ دی جائیں۔ یا گھی کے ساتھ ملا کر۔ حالانکہ یہ کوئی ایسا گنجلک اور دقیق مسئلہ نہ تھا۔ ہم سے پوچھ لیتے۔ تو ہم اگلے ہی دن ان کو سوامی دیانند صاحب کی کتاب ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۵ و ۲۱ اور بھرویدادھیائے دوم منتر ۲۲ کا حوالہ دیکر معاملہ صاف کرا دیتے جہاں لکھا ہے۔ کہ آہوتیاں گھی ملا کر دی جائیں۔ یہ بات یاد کر کے مجھے بنی اسرائیل کا واقعہ یاد آ جاتا ہے۔ جو بوجہ کمی ایمان کے معمولی سی بات پر ناک پر ناک رکھ کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔ ان کو حکم ہوا تھا۔ کہ گائے کی قربانی کرو۔ اس پر انہوں نے نامعقول عذر کرنے شروع کر دیئے۔ کہ اس حکم کی ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ ذرا وضاحت سے سمجھا دو۔ تو اس مذہبی بے رخی کا سبب یہی ہے کہ اس تعلیم میں روحانیت کوئی نہیں۔ بعض لوگ کہہ دیا کرتے ہیں۔ کہ یہ فروعی کمزوریاں ہیں۔ ورنہ جو تعلیم سوامی جی نے ان کے سامنے رکھی ہے۔ وہ مکمل ہے۔ مگر اس میں بھی کوئی حقیقت نہیں۔ مکمل تعلیم وہ ہوتی ہے۔ جو انسانی دست برد سے بالا ہو۔ جو ہر فطرت کے انسان کے موافق و مناسب حال ہو۔ مگر سوامی جی کی تعلیم تو اس اصل سے کوسوں دور ہے۔ آئے دن ان کے دھرم گرنتھوں پر ترمیم و تنسیخ کا بیج در اصل سوامی جی نے خود اپنے ہاتھوں بویا۔ جو آج تک پھل دے رہا ہے۔ آپ سے جو پہلا ستارتھ پرکاش چھپ گیا۔ اس کی سند سے سوامی جی نے خود ہی انکار کر دیا۔ کہ اس میں چھاپہ خانہ والوں کی وجہ سے غلط مسئلے چھپ گئے ہیں۔ اگر سوامی جی کچھ اور زندہ رہتے۔ تو دوسرے ستیارتھ کو بھی منسوخ کر کے ایک تیسرا ستیارتھ پرکاش تیار کر کے جاتے۔

سوامی جی کے گرنتھوں میں یہ کانٹ چھانٹ کا سلسلہ ان کے بعد بھی جاری رہا۔ ابھی کوئی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ آپ کی کتاب ستیارتھ پرکاش کے خلاف آریہ سماجی علماء نے آواز اٹھائی۔ کہ اس کے بعض مسئلے ناقابل عمل ہیں۔ چنانچہ علماء کے مشورہ اور ان کے فیصلہ سے بعض حصوں کو "مخرب الاخلاق" قرار دیکر اصل کتاب میں سے خارج کر دیا۔ اور آنکار وہی کا ایک نیا ایڈیشن تیار کیا۔ سوامی جی کے دوسرے گرنتھوں کے ساتھ بھی یہی سلوک ہے۔ (تفصیل کے لئے دیکھو انکشاف حقیقت مصنفہ مہاشہ فضل حسین صاحب)

کیا سوامی جی کی پیش کردہ تعلیم مکمل ہے؟

وہ تعلیم جس میں ترمیم و تنسیخ کا سلسلہ جاری ہو۔ اسے کوئی عقلمند انسان مکمل تعلیم کے نام سے موسوم نہیں کر سکتا۔

دوسرے اگر یہ تعلیم مکمل ہوتی۔ تو آریہ سماجیوں کے قول و فعل سے ہی ثابت ہوتا۔ کہ یہ تعلیم مکمل ہے۔ مگر یہاں تو کوئی بھی بات نہیں اگر آریہ سماجیوں کے نزدیک یہ تعلیم مکمل ہوتی۔ تو وہ کسی ایسی تعلیم کی ہرگز تائید نہ کرتے جو اس کے خلاف ہو۔ مگر ہم دیکھ رہے ہیں۔ کہ آریہ سماجی دوست اس تعلیم کو اپنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جو صریح طور پر سوامی جی کی "مکمل" تعلیم کے خلاف ہے۔ مثال کے طور پر سوامی جی نے ویدمنتروں کے ادغام پر حکم دیا ہے۔ کہ

جورو کی کے ماں کے خاندان کی چھ پشتوں میں باپ کے گھوتر کی بہو ہو۔ اس سے شادی کرنی چاہیئے۔" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۴۱)

مطلب واضح ہے کہ سگوتر دواہ نہ ہو مگر پچھلے دنوں جب مرکزی اسمبلی میں ڈاکٹر دیش مکھ نے سگوتر دواہ قانون پاس کروانا چاہا تو آریہ اخبار ملاپ (دہلی) ۹ نومبر ۴۶ء نے اس کو سراہتے ہوئے اور اس کی پرزور تائید کرتے ہوئے لکھا:۔

"کٹر سے کٹر اور روڑھی سے روڑھی (قدیم سے قدیم) دھرموں کو بھی سمے (وقت) کے ساتھ پریوتن (تبدیل) ہونا پڑا ہے۔ ہندو دھرم کا تو گن (وصف) ہی یہ ہے کہ اس نے اپنے سدھانتوں (اصولوں) پر اٹل رہتے ہوئے اوھک سے اوھک (زیادہ سے زیادہ) اودارتا (کشادہ دلی) سے کام لیا ہے۔ ہت کوئی کا رن (وجہ) نہیں کہ ہم کچھ نرتھک (فضول) پرتی بندھوں (پابندیوں) کو کیول (صرف) اس لئے ملنتے جائیں۔ کہ کبھی ہمارے پرکھاؤں (بزرگوں) نے دیئے (زیادت (مقرر) کئے تھے۔۔۔۔

راجہ جی نے ٹھیک اتر دیا ہے۔ کرشنا مستر اپنے سے بھی اوپر میں بڑی لڑکی سے دواہ کا نپٹ (رنج) کرتا ہے۔ جب اسے سماج سہن (برداشت) کرتا ہے۔ تو سگوتر دواہ کو کیوں نہیں؟"

ملاپ نے اپنے سدھانتوں پر اٹل رہتے ہوئے "جس طریق سے سگوتر دواہ کی توثیق و تائید کی ہے۔ وہ صرف اس تکمیل تعلیم کے بھیجے اودھیڑ رہی ہے۔ بلکہ ہندو دھرم اپنے دھرم شاستروں کی جس طریق سے اطاعت کر رہے ہیں۔ اس پر سے بھی پردہ اٹھا رہی ہے۔ راجہ جی نے بھی خوب صاف صاف کہدیا کہ شاستروں کی خلاف ورزی کرنے سے کیا نقصان ہو رہا ہے۔ تو ملاپ نے یہ کہہ کر بات نکل کر دی کہ سوامی جی کے حکم کہ سگوتر دواہ نہ ہو) کی خلاف ورزی کرنے سے کونسی قیامت آجائیگی

سوامی جی کا ایک اور حکم ہے۔ کہ ایک مرد ایک بار صرف ایک عورت سے شادی کرے دوسری شادی کرنا سوامی جی بتاتے ہیں۔ کہ بشودروں کا کام ہے دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۱۸۵-۱۸۶ ورگویدادھی مترجمہ بابو نہال سنگھ صفحہ ۱۲۵-۱۲۶ سوامی جی کا یہ حکم بھی ویدمنتروں کی سند سے ہے۔ مگر گذشتہ دنوں جب لیجسلیٹو کاؤنسل حکومت نے ہندو دواہ (کثرت ازدواج) کی ممانعت کردی۔ تو آریہ گزٹ نے ان کے خلاف نوٹ لکھا۔

ہندو دواہ کو قطعی طور پر درجت (منع) نہیں کیا گیا۔ اتہاس ایسی بے شمار مثالوں سے بھرا پڑا ہے۔ جہاں ہندو بزرگوں نے ایک سے زیادہ شادیاں کیں (اور ہونا بھی چاہیئے کہ خاص حالات میں دوسری استری کرنے کی روک نہیں ہونی چاہیئے" (آریہ گزٹ ۱۰ نومبر ۴۶ء صفحہ ۳)

سوامی دیانند صاحب کثرت ازدواج کو قطعی حرام قرار دیتے ہیں۔ ان کے زدیک یہ کام شودروں کا ہے۔ (دوج لوگ نیچ لوگ ہیں) مگر آریہ سماجی اخبار ان کی پرزور تائید کرتے ہیں کہ ایسا ہی ہونا چاہیئے۔

سوامی جی کا ایک اور حکم ہے:۔

ہتنا اس کے مردہ شریر کا ابھاو ہو۔ اتنا گھرت یدی اوھک سامرتھیہ (زیادہ طاقت ہو) ہو تو اوھک پتنیں (سنسکار دوھی) سمپادھ پرکاش میں ہے۔ کہ کم سے کم ۱۰ سیر گھی ضرور ہی ہونا چاہیئے۔ صفحہ ۶۵ ۱۹۳۰ء

اس کے خلاف ایک آریہ صاحب کی آواز سنیئے:۔

ایک غریب آریہ ہندو کو جو کہ آج کل کے زمانہ میں خالص گھی کے لئے ترستا ہے۔ اور اپنے پریوار سمیت ناپسندی کھانے کے لئے مجبور ہے اس بات پر مجبور کرنا کہ وہ اپنے عزیز کے مرتک سنسکار پر دس پندرہ سیر خالص گھی دا یکہ من ساگر ی استعمال کرے پرلے درجے کی حماقت ہے۔ (۱۰ اپریل گوت ۲ ستمبر ۴۵ء)

ان تینوں حوالوں کا خلاصہ یہ ہوا۔ سوامی جی سگوتر دواہ منع فرماتے ہیں۔ مگر آریہ سماجی سگوتر دواہ کی تائید کرتے ہیں۔ سوامی جی کثرت ازدواج کو شودروں کا فعل قرار دیتے ہیں۔ مگر آریہ دواہ ان اس کی پرزور حمایت کرتے ہیں کہ نہیں۔ کثرت ازدواج ضرور ہونا چاہیئے سوامی جی کا ارتھ دیہ۔ کہ مردہ جلانے کے لئے کم از کم ۱۰ سیر خالص گھی ضرور ہو۔ مگر ان کے بھگت کہتے ہیں۔ کہ اس بات پر مجبور کرنا پرلے درجہ کی حماقت ہے۔ اب اگر یہ تکمیل تعلیم ہے۔ تو دنیا میں نامکمل تعلیم اور کوئی نہیں اور اگر یہ مکمل تعلیم کوئی اور ہے۔ جو سوامی جی نے پیش کی۔ تو ہمیں بتایا جائے۔ کہ وہ کونسی ہے

ویدک دھرم کے خلاف بغاوت کا سلسلہ کچھ کوئی نیا نہیں۔ اس کی تاریخ آج سے کئی صدیاں پہلے سے شروع ہوتی ہے ۱۴ ویں صدی کے آخر اور ۱۵ ویں صدی کے اوائل میں ویدک دھرم میں انتشار نمایاں صورت پکڑ گیا۔ جب کہ اس کے اینٹ گارے سے کئی الگ الگ سماجیں قائم ہوگئیں۔ مثلاً برہم سماج۔ دیو سماج۔ مہنت سماج۔ پرارتھنا سماج۔ ہندو سماج آریہ سماج۔ تیوسافیکل سوسائٹی وغیرہا۔ اس ویدک دھرم کی بیخ کنی میں۔ ان میں سے بعض نے تو ہندو دھرم شاستروں کو ماننے سے قطعی طور پر انکار کر دیا ہے۔ مثلاً برہم سماج بعض نے اس سے آگے قدم رکھا۔ اور خدا کی ہستی سے ہی انکار کر دیا۔ مثلاً دیو سماج۔ بعض نے ان دھرم گرنتھوں سے اپنا تعلق بکلی تو نہ توڑا۔ مگر ان کو زمانہ حال کے مطابق بنانے کے لئے ان میں اصلاح (ترمیم) کی تائید کی۔ مثلاً ہندو سماج مصنف "ہندو سماج" نے جاتی کو مشورہ دیا کہ

"دھرم کی اوستھا بھی بگڑ رہی ہے۔ کہ اس کو سدھارنے کی اگر چہ اس قدر کوشش کی گئی مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی" پھیلائے اس کے کہ سچائی پسند لوگوں کو تسلی ہوتی اور بھی اشانتی و بے چینی بڑھ گئی ہے۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ایک اور نیا سماج قائم ہو" (صفحہ ۳۰)

ویدک دھرم کا شیرازہ عرصہ سے بکھر چکا ہے۔ مصنف ہندو سماج کو اس انتشار کا اصل سبب معلوم ہوا۔ اس نے سمجھا۔ کہ ہندو دھرم شاستر اب out of date ہو جانے کیوجہ سے قابل عمل نہیں رہے۔ یا کم از کم ان کا ایک حصہ تو ضرور ایسا ہے جو زمانہ کے مناسب حال نہیں رہا۔ اس میں ترمیم ہو کر ایسی صورت میں بنا دیا جائے۔ جس پر سب عمل کر سکیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں۔ "جیسے گنھن سادھن شاستروں میں کھلے ہوئے ہیں۔ وہ ان دنوں ہنس سکتے ہیں بس بہت آسان فرائض کو رائج کیا جائے۔ جس پر سب لوگ تھوڑی سی کوشش کرکے بھی عمل درآمد کر سکیں"

ہندو سماج صفحہ ۱

اس کے بعد انہوں نے ہندو شاستروں کے احکام میں کئی ترمیمیں کرکے ایک نیا پروگرام بنکر پیش کیا ہے بلکہ آریہ سماج بھی ویدک دھرم کو زمانہ حال کے مطابق بنانے کے لئے نئے رنگ میں کوشش کی انہوں نے سوائے ویدوں کے باقی تمام دھرم شاستروں کو غیر مستند ٹھہرا دیا! اور ویدوں کے تناسخ تراجم و تفاسیر کو غلط قرار دیا۔ رسائی۔ مہی دھر۔ گ ویس۔ سین۔ کرپن۔ لوانگ میکس مولر وغیرہا سب جاہل اور لاعلم ٹھہرائے گئے۔ سوامی جی نے خود اپنے ذوق کے مطابق تفسیری ترجمہ کرکے ویدمنتروں کی طرف منسوب کرکے ثابت کرنا چاہا کہ یہ گرنتھ نہ صرف out of date ہی نہیں بلکہ موجودہ اور آئندہ ہونے والی تمام سائنٹیفک ایجادات کے مکمل و مجرب نسخے بمعہ ترکیب استعمال تمام و کمال ان میں درج ہیں۔ اسکے علاوہ اپنی سماج کو چلانے کیلئے وگویہ آدی بھاشیہ بھومکا اور سنسکار ودھی وغیرہ کتب میں "مکمل تعلیم" چھوڑی جن میں سے فی الحال تین مثالیں ہم نے یہاں بیان کی ہیں:۔

غیر آریہ سماجیوں کی حالت

آریہ سماج کہاں تک اپنے مقصد میں کامیاب ہوئی اس کا ذکر ہو چکا۔ غیر آریہ لوگوں کی مذہبی پریشانی بھی اس سے کسی صورت میں کم نہیں۔ ویدوں کی زبان کو پڑھنا اور ویدوں کی تعلیم پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں۔ زمانہ اس سے بہت آگے بڑھ چکا ہے۔ بقول مصنف "ہندو سماج" وہ ایسے سادھن چاہتا ہے۔ جس پر آسانی سے عمل ہو سکے ہندو بزرگ اس کے لئے بھی تیار ہو گئے ہیں کرانتی (تبدیلی) ۱۷ ستمبر ۴۵ء نے کلکتہ کے اخبار دشو بندھو کی اطلاع پر خبر شائع کی ہے کہ "ہندو سبھا کے پردھان ڈاکٹر شیاما پرساد مکرجی بنارس میں ایک سمیلن بلا رہے ہیں۔ اس میں بڑے بڑے ودوان پنڈت اچاریہ اور دھارمک نیتا شامل ہوں گے اس سمیلن میں جدید حالات کے مطابق ایک نیا ہندو دھرم شاستر بنایا جائے گا۔ یہ دھرم شاستر منجانب دیوتا کی وارنگ اور روحانی بنیاد پر ہوگا۔ اس میں بات بات پر روکاوٹوں اور دوسرے راجوں کو حق ہے۔ سنگٹھن میں روکاوٹ پڑ رہی ہے؟ ہٹا دیا جائے گا؟"

اسلام ہی زندہ مذاہب ہے

کئی بیسیوں دھرم گرنتھ بنے اور مٹے۔ وہ زمانہ کوئی دور نہیں جب کہ اس نئے بننے والے دھارمک گرنتھ پر بھی خود ان کو اپنے ماننے والوں سے خط تنسیخ کھینچنا پڑ گیا۔ انسان خود فانی ہے۔ اس کی بنائی ہوئی تمام چیزیں فانی ہیں۔ کوئی تعلیم اور کوئی گرنتھ مکمل و محفوظ نہیں مگر جس کو خدا مکمل و محفوظ کہے۔ یہ فخر صرف اسلام کو ہی حاصل ہے۔ جس کی تعلیم کو خدا تعالیٰ نے مکمل قرار دیا جیسے فرمایا:۔

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا (۳ : ۵)

آج کے دن سے تمہارے لئے تمہاری شریعت مکمل کر کے ہم نے اپنی تمام نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور دین اسلام تمہارے لئے پسند کیا ہے۔

اور چودہ سو سال کا عرصہ اس دعوے کی صداقت پر برابر دست گواہی ہے۔ اس عرصہ میں اس پاک شریعت میں قدیم و جدید تک کی بنا پر کوئی کمی بیشی کا ہونا ہر فطرت کے انسان کے مناسب حال ہو۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ یہی تعلیم مکمل و محفوظ ہے۔ آج اگر

اس پاک شریعت کی حفاظت بھی اللہ تعالیٰ نے خود اپنے ذمہ لی جیسے فرمایا۔ فظو انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کہ اس ذکر کو ہم نے ہی نازل کیا ہے۔ اور اس کی حفاظت کے بھی ہم ذمہ دار ہیں۔ یہ دو نے ہے

بجلی کے پنکھوں

کی سرعت اور صفائی وغیرہ کے لئے میسرز مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان کے سند یافتہ اور تجربہ کار سٹاف کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔ کام تسلی بخش اور مقابلتاً بارعایت ہوگا۔ ہمارے ہاں گن میٹل کے بش ڈالنے۔ اور ریوائنڈنگ کی گرانریاں فٹ کرنے کا خاص اہتمام ہے

المشتہر

مینیجر مکینیکل انڈسٹریز لمیٹڈ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شادی جہیز اور ذاتی استعمال کا بہترین کپڑا ۔ 3 گز کے تھان کی قیمت 8/14/- لوکل ایجنٹوں کی ضرورت ہے

ہملٹو مرچنٹس لدھیانہ

امریکن ریشمی پیراشوٹ کی رنگین کلی ایک قمیص کے واسطے ایک کلی سلوار کے واسطے دو کلیاں۔ مکمل سوٹ کے واسطے تین کلیاں کافی ہیں۔ قیمت فی کلی چار روپے پیکنگ فی کلی تین آنے۔ ڈاک خرچ تین کلی پر ۱۳ آنے آوے گا۔ نرخ تھوک بھی چار روپے ہی ہوگا۔ حسب ضرورت ہی آرڈر دیویں۔

امریکن کلاتھ ایجنسی ۱۲/۸۵۴ شیخ بڈھا سٹریٹ امرتسر

اپنے دشمنوں سے خبردار رہیئے! اندھاپن کا مقابلہ کیجئے!

ایک بوڑھے بزرگ کی داستان اس کی اپنی زبان سے!

مکرم جناب مولانا جلال الدین صاحب قمر مجاہد مشرقی افریقہ کے جدا مجد بیان کرتے ہیں:۔

پہلے پہل میری آنکھیں اگست ۱۹۲۷ء میں دکھنے آئیں تھیں۔ آہستہ آہستہ میری آنکھوں میں چٹا اور موتیا بند ہوگیا۔ اور قریب قریب میری نظر بالکل جاتی رہی اور دنیا کی نظروں میں میں اندھا ہوگیا۔ بہت سے سرمے اور لوشن استعمال کئے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ میری پلکیں رخساروں تک گل گئیں۔ آخر میں نے سرمہ مبارک تیار کردہ دواخانہ نورالدین قادیان استعمال کیا جس سے خدا نے مجھ پر بہت فضل اور رحم کیا۔ کچھ تو یہ حالت تھی کہ میں قریباً اندھا ہوگیا تھا۔ اور اب سرمہ مبارک کے استعمال سے میں بہشتی مقبرہ سے مینار کو دیکھ سکتا ہوں۔ درختوں اور کھیتوں کو پہچان سکتا ہوں۔ راستہ خود بخود دیکھ لیتا ہوں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہ اللہ تعالیٰ نے سرمہ مبارک کے طفیل مجھے دوبارہ نظر عطاء فرمائی ہے۔

سرمہ مبارک فی تولہ دو روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

کا

پتہ نوٹ کر لیجئے!

دواخانہ نورالدین قادیان

دواخانہ نورالدین رض

کے مجربات

اکسیر جگر

جگر کی بیماریوں میں نہایت مفید ہے
خوراک ایک ماہ ۴ روپے

قرص حابس

حیض زیادہ آتا ہو تو یہ گولیاں مفید رہیں گی
قیمت فی درجن تین روپے

حب بخار

ملیریا کے واسطے مفید ہے
قیمت بیکصد قرص ۶ روپے

تریاق دمہ

دمہ کے لئے مفید ہے
خوراک ایک ماہ دس روپیہ

تریاق اکھڑا

فی تولہ ۲ روپے ۸ آنے
مکمل کورس ۲۵ روپے

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ اسمیں کشتہ سونا۔ مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اسکی خوبیاں معلوم کی جا سکتی ہیں نہایت مقوی لوبیہ سے اسکو ترتیب دیا گیا۔ اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت فی شیشی سات روپے۔

علاوہ محصولڈاک۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان

روپیہ کمانے کا موقعہ

روپ سنوار:- چہرے کی چھائیاں، کیل بدنما داغ دور کرنے اور رنگ گورا کرنے کا کامیاب علاج ہے۔ فی شیشی -/۴/ ارروپیہ

پیرس کولڈ کریم:- جلد ملائم خوبصورتی قائم رکھتی اور نکھارتی ہے۔ قیمت فیشیشی -/۱۲/-

بیوٹی سنو:- جلد نرم اور ملائم رکھتی ہے اور فیس پوڈر کا کام دیتی ہے۔ قیمت فی شیشی -/۱۲/-

رشک چمن سینٹ:- دلکش تحفہ قیمت ہے خوشبو دیرپا اور ہینڈیر ہے۔ قیمت درجہ اول -/۸/۲ ڈرام درجہ دوم -/۴/۱ ڈرام

مینجر پرفیومری برانچ۔ حمیدیہ فارمیسی قادیان

عرق نور

رجسٹرڈ

ضعف جگر، بڑھی ہوئی تلی، پرانا بخار، پرانی کھانسی، دائمی قبض، درد کمر، جسم پر خارش، دل کی دھڑکن، یرقان، کثرت پیشاب اور چوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کرکے بھی بھوک کو پیدا کرتا ہے۔ اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت بخشتا ہے

عرق نور:- عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ناہواری کی بے قاعدگی کو دور کرکے قابل اولاد بناتا ہے۔

نوٹ:- عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو بھی آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فیشیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان (پنجاب)

خط و کتابت کرتے وقت چٹھی نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ تعمیل نہ ہو سکے گی۔ مینجر

طب یونانی کو نئے سرے سے ترویج دینے والوں کیلئے چیلنج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے مرکبات کا استعمال آپ کو دیسی طب کے متعلق اپنا نقطۂ نگاہ بدلنے پر مجبور کر دیگا۔

لاجواب منجن:- یہ منجن واقعہ میں لاجواب ہے اور اپنی مثال آپ ہے۔ دانتوں کے امراض مثلاً پائیوریا، درد۔ پانی لگنا وغیرہ چند دن کے استعمال سے دور ہو جائینگے۔ ڈیڑھ روپیہ بہتی۔

سونے کی گولیاں:- زائل شدہ طاقت کو بحال کرکے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں دو ہفتہ کا کورس ساڑھے سات روپے ایکہ چودہ دو پے

زود جام عشق کلاں:- بے حد مقوی۔ پٹھوں کو طاقت دینے میں بے نظیر۔ ایک ماہ کا کورس ۱۲ روپے دو ہفتہ چھ روپے۔

حب جواہر مہری عنبری:- مقوی دل و دماغ مفرح و باصرہ خفقان و جنون معین حمل اور محافظ شباب ہیں۔ ایک روپیہ کی چار گولیاں۔

سرمہ جواہر والا:- مقبول خاص و عام قیمت پانچ روپے فی شیشی

ٹھنڈا سرمہ:- آنکھوں کے لئے اکسیر ہے دو روپے شیشی

بواسیری:- بواسیر کا حکمی علاج ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے

اکسیر ذیابیطس:- تجربہ شدہ زود اثر بیحد مفید مرکب ہے۔ ایکماہ کا کورس قیمت سات روپے

اکسیر دمہ:- دمہ کا مجرب علاج پانچ روپے تولہ خوراک ایک رتی

اکسیر امراض گوش:- کانوں کی بیماریوں کا زود اثر علاج دو روپے شیشی۔

اکسیر اٹھرا:- اعلےٰ درجہ کے اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ قیمت مکمل کورس بیس روپے

اکسیر نرینہ اولاد:- حضرت خلیفۃ اول کا نسخہ عمدہ اجزاء سے تیار کیا گیا ہے مکمل کورس بیس روپے

سپاری پاک:- کثرت طمث اور زیادتی حیض، نسیان الرحم، سفید رطوبت کا آنا اور ان کے خطرناک نتائج کے دفعیہ کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوا نہیں۔ مستحاضات کی جوانی و تندرستی کی حقیقی محافظ ہے۔ صبح وشام قبل از غذا دودھ کے ہمراہ چھ ماشے تولہ تک دیں۔ قیمت فی پاؤ چھ روپے۔

دوائی عسرت طمث:- کمی اور تنگی اور بندش حیض کا مجرب اور زود اثر علاج ہے قیمت چھ روپے حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہ کا مجرب نسخہ ہے۔ امراض زچگی سے محفوظ رکھنے والی اور ولادت کی گھڑیاں آسان کر دینے والی مجرب دوا۔ قیمت چھ روپے پاؤ۔

صندل پوڈر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں ہیں۔ عورتوں کے ایام ناہواری کے تمام نقائص کو دور کرتا ہے۔ خون صاف کرنے اور نیا خون پیدا کرنے اور معدہ کو درست کرنے میں مردوں عورتوں اور بچوں کے لئے یکساں مفید ہے فی سینکڑہ

مرکب افسنتین:- مقوی معدہ دل دماغ اور جگر۔ مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

اکسیر جگر:- مشین سے بنی ہوئی گولیاں چار روپے سینکڑہ

طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

مقامی ایجنسی جنرل سپلائی اسٹور قادیان

ضروری خبریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان دوستانہ تعلقات کی خواہش

لندن ۲۴ اپریل۔ ایک دعوت کی تقریب پر برطانیہ کے مختلف زعماء نے ہندوستان کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ برطانوی حکومت کے ڈیفنس ممبر مسٹر الیگزینڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان سے برطانوی حکومت کے ختم ہونے کے بعد برطانیہ ہندوستان اور دنیا کے مستقبل کی بہتری کے لئے ضروری ہے۔ کہ برطانیہ اور ہندوستان کے درمیان دوستانہ تعلقات قائم رہیں۔ اور دونوں ممالک کے درمیان گہرا میل جول رہے۔ وائسرائے لارڈ ماؤنٹ بیٹن و ائسرائے ہند کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ وہ اور ان کی اہلیہ صحت قلبی اور محنت کے ساتھ ہندوستان کے مشکل مسائل کو سلجھانے کے لئے کوشاں ہیں۔ اور سارے میں ہندوستان کی مختلف پارٹیوں کے درمیان مصالحت کرانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ ہندوستان کے اختلافات جلد دور ہو جائیں گے۔ اور وہ متفقہ طور پر اپنے ملک کا آئندہ آئین بنانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

کنزرویٹو پارٹی کے رکن مسٹر ڈے آرٹیلر نے بھی اس موقعہ پر تقریر کی آپ نے کہا۔ حالات خواہ کچھ ہوں۔ بہرحال ہندوستان اور برطانیہ کے تعلقات کو اپنے نئے سرے سے بنانا پڑے گا۔ دو ملکوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے اور مدد کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے آپ نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ اگر کانگرس نے اپنی ذمہ داری کو سمجھتے ہوئے فراخدلی کا سلوک کیا۔ تو مسلم لیگ کے ساتھ اس کا سمجھوتہ کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ہو جائے گا۔ اس موقعہ پر لنڈن میں مسلم لیگ کے نمائندہ مسٹر ڈیڈ اے سلیری نے مسلم لیگ کی پوزیشن واضح کرتے ہوئے کہا۔ لیگ کی پوزیشن بالکل صاف اور واضح ہے لیگ اگر مطالبہ کی بنیاد اس حقیقت پر ہے کہ ہندوستان ہرگز ایک ملک نہیں ہے اور نہ ہی ہندوستان پر ایک قوم آباد ہے۔ اس لئے لازماً وہاں ایک سے زیادہ خود مختار حکومتیں قائم ہونی چاہئیں۔

کلکتہ اور دھلی کی مخدوش حالت

کلکتہ ۲۴ اپریل۔ کل بنگال ہندو مہاسبھا کی تحریک پر ہندوؤں نے جو ہڑتال کی۔ جس کی وجہ سے شہر کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ بنگال گورنمنٹ نے رات کے گیارہ بجے جو پریس نوٹ جاری کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ کل شہر میں اکا دکا حملوں بلوؤں اور آتشزدگی کی پچاس وارداتیں ہوئیں۔ پانچ مقامات پر پولیس نے آنسو گیس کے ذریعے مشتعل ہجوم کو منتشر کیا۔ ایک جگہ گولی چلانا پڑی۔ مہرولی میں بھی ایک واردات ہوئی۔ مسٹر حسن شہید سہروردی وزیر اعظم بنگال نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا ہے کہ غیر کسی معقول اور جائز وجہ کے ہڑتال کرنے کی تحریک کے پھر امن کو برباد کر دیا ہے۔ آپ نے کہا یہ کھلی ہوئی بات ہے۔ کہ اس ہڑتال کا مقصد محض لیگ کی وزارت کو بدنام کرنا ہے اور یہ ظاہر کرنا ہے کہ میری وزارت ہندوؤں پر ظلم کر رہی ہے۔ شہر کی گڑبڑ اور ہڑتال کی بنا پر بنگال اسمبلی کی حزب مخالف اسمبلی سے غیر حاضر رہی۔

دھلی ۲۴ اپریل آج صبح سے صدر بازار کے علاقہ میں فرقہ وارانہ فساد رونما ہو گیا ہے۔ اس وقت تک ۹ وارداتیں ہو چکی ہیں۔ متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے ہیں۔

ہندوستانی زبان استعمال کرنے کی تحریک

پٹنہ ۲۴ اپریل۔ گاندھی جی نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ ہندوستانیوں کو اپنے کام کاج کے لئے انگریزی کی بجائے ہندوستانی زبان زیادہ استعمال کرنی چاہیئے۔ آپ نے کہا یہی تحریک کرنے کے لئے میں نے مسٹر جناح کے ساتھ جو مشترکہ تحریک امن کی ہے۔ اس میں انگریزی کے علاوہ ہندی اور اردو میں بھی دستخط کئے تھے

نئے وزیر ہند نے چارج لے لیا

لندن ۲۴ اپریل۔ ہند کے وزیر ہند لارڈ پیتھک لارنس نے آج اپنے عہدے کا حلف اٹھا کر اپنے محکمہ کا چارج سنبھال لیا ہے۔ آپ کو پریوی کونسل کا ممبر بھی بنا دیا گیا ہے۔ کیونکہ نئے وزیر ہند کے لئے پریوی کونسل کا ممبر ہونا ضروری تھا

وائسرائے کی مسٹر جناح سے پھر ملاقات

نئی دہلی ۲۳ اپریل۔ آج شام کو وائسرائے ہند لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے پھر ملاقات کی۔ یہ ملاقات گھنٹے تک جاری رہی۔ لیڈی ماؤنٹ بیٹن نے مسٹر جناح کی ہمشیرہ مس فاطمہ جناح سے ملاقات کی معلوم ہوا ہے کہ اس ملاقات میں دیگر اہم سیاسی مسائل کے علاوہ تقسیم بنگال کا مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔ وائسرائے نے آج بنگال کے مہاسبھائی لیڈر مسٹر شیاما پرشاد مکرجی اور بنگال کے کانگرسی لیڈر مسٹر بی سی رائے سے بھی ملاقات کی۔ اور بنگال کی تقسیم کے مسئلہ پر ان کا نقطہ نگاہ معلوم کیا۔

امرتسر ۲۳ اپریل سنٹرل اکالی دل کے صدر سردار کھڑک سنگھ نے ایک بیان میں کہا۔ اگر مسلم لیگ چاہتی ہے۔ کہ پنجاب کے غیر مسلم اس پر اعتماد کریں۔ تو اسے موجودہ فساد اور جھگڑوں کی مذمت کرنے کے لئے کوئی عملی اور ٹھوس قدم اٹھانا چاہیئے۔ کہ آپ نے اس امر پر زور دیا۔ کہ اب وقت آگیا ہے۔ جب سب سیاسی پارٹیوں کو باہوش سمجھوتہ کرنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے

پشاور ۲۴ اپریل صوبہ سرحد حکومت کے مسلم لیگی رکن لیجسلیٹو اسمبلی سب فنشنر وائسرائے ہند اور مسٹر جناح سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے آج بذریعہ طیارہ پشاور پہنچے۔ آپ مسلم لیگ کی اندرونی ٹینشن سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے پشاور گئے ہیں

مدراس ۲۴ اپریل کل مدراس اسمبلی نے ایک قرارداد پاس کی جس میں گاندھی جی اور مسٹر جناح کی طرف سے مشترکہ اپیل امن ہندی کا اظہار کیا گیا ہے۔ قرارداد کے پیش کنندہ نے کہا ہمیں امید ہے کہ اب ہندوستان کی تمام پارٹیاں اپنے اختلافات دیرینہ امن طریق سے ختم کرنے میں کامیاب ہو جائیں گی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ گو برطانوی حکومت کے ۲۰ فروری کے اعلان کے متعلق ابھی تک سرکاری طور پر مسلم لیگ نے اپنے فیصلہ کا اعلان نہیں کیا۔ لیکن ملک کی آزادی کے معاملہ میں مسلمان کسی دوسری قوم سے پیچھے نہیں ہے

شیلانگ ۲۴ اپریل آسام گورنمنٹ کی مسلم لیگ سے سول نافرمانی کا جو سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس کے سلسلہ میں آج حکومت اور مسلم لیگ کے نمائندوں کے درمیان سمجھوتہ کی گفت و شنید شروع ہو گئی ہے۔

پشاور ۲۳ اپریل ۱۔ خواتین کا عظیم الشان اور بے نظیر التعداد جلوس نکلا جس نے شہر کی گشت کی کچہری پر پکٹنگ لگائی۔ اور جیت پر لگی جھنڈا اتنب کر دیا۔

کوہاٹ میں عدالتیں بالکل بند ہو گئی ہیں پکٹنگ صبح سے تین بجے بعد دوپہر تک جاری رہی۔ جج اور ان کا عملہ سامان باہر کھڑا رہا۔ دوان نوشہرہ میں جلوس حسب معمول نکالے جا رہے ہیں۔

لائلپور ۲۴ اپریل مسٹر سنت لال پرگنہ ڈالپون کے اسپیشل کے صدر چھوٹا لاٹ گیپور کے بیان پر کہ بنگال اور دیگر قبیلوں کی طرف سے مسلمان بہار کے معاملہ پر تقسیم بہار کی زبردست حمایت کی ہے۔ اور انہیں اپنی مکمل امداد کا یقین دلایا ہے۔

تعلیم الاسلام حصہ ۱

اسلام ہے۔ جبکہ تک تمام زندہ سے تو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا۔

اسلام ہی سدا بہار باغ ہے خدا تعالیٰ کی محبت و معرفت کے تازہ پھل اسلام میں ہی ہیں۔ اس آخری زمانہ میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کو قادیان بھیج جس کے ذریعہ اس قوم کے لوگ ادھر آؤ کہ نکلا آفتاب

وادی ظلمت میں کیوں بیٹھے ہو تم مثل دہاں

آج آپ کے موعود خلیفہ ہمارے موجودہ گورو کو خدا تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کا کام سپرد کیا ہے۔ جسکے درشن اور زیارت سے ہزاروں تاریکیوں کو دور کرتے ہیں جس کی پاک کلام ابدی زندگی بخشتی ہے مسیح بھائیوں کو مایوس ہونے کی کوئی وجہ نہیں جب کتابوں میں لکھا ہے "ساد ھو لوگوں کے درشن کرنے سے بہت ہی ثواب ہوتا ہے۔ یہ لوگ مرتا یا تیرتھ ہی ہوا کرتے ہیں۔ بلکہ تیرتھوں کے درشن تو دیر کے بعد پھل لاتے ہیں۔ پر ان بزرگ ہستیوں سے ملاقات کا پھل جلد ہی مل جاتا ہے۔"

پس آپ لوگ قادیان میں آئیں۔ ہمارے گورو کے درشن کریں۔ اور اپنے دلوں کی تاریکیوں کو دور کر کے ابدی زندگی حاصل کریں

(چوہدری عبدالواحد بی۔ اے واقف)